Regd No. L. 5256

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۶

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

فی پرچہ ۲ آنے

یوم یکشنبہ — ۷ صفر ۱۳۷۵ھ

جلد ۴۴/۹ — ۲۵ تبوک ۱۳۳۴ ھش — ۲۵ ستمبر ۱۹۵۵ء — نمبر ۲۲۷

اخبار ربوہ

ربوہ ۲۴ ستمبر۔ امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت کسی قدر بہتر ہے۔ مگر اعصابی تکلیف ابھی چل رہی ہے۔ پاؤں اکثر ٹھنڈے رہتے ہیں۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

۔ محترمہ بیگم صاحبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت خراب ہے بلڈ پریشر کی زیادتی کے علاوہ بے چینی بہت ہے۔ اور ضعف بھی زیادہ ہے۔ رات کے پچھلے حصہ میں دو تین دفعہ نبض کمزور ہو جاتی رہی احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ شفائے کامل و عاجل عطا کرے۔ آمین

ربوہ ۲۴ ستمبر۔ مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس نے کل یہاں خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو توجہ دلائی۔ کہ روحانی ترقی اور تعلق باللہ کے لئے نمازوں کی پابندی اور ذکر الٰہی میں شغف نہایت ضروری ہے، اس سے قبل آپ نے ایک خطبہ میں اس امر پر روشنی ڈالی تھی کہ صحبت صالحین انسان کی زندگی پر گہرا اثر ڈالتی ہے۔ اور اس کے زیر اثر انسان کی ایسی کایا پلٹ جاتی ہے۔ کہ وہ رفتہ رفتہ عالم سفلی سے عالم علوی کی طرف پرواز کرنے لگ جاتا ہے۔ اسی ضمن میں آپ نے کل یہ امر نہایت وضاحت سے بیان کیا کہ اطمینان قلب تعلق باللہ کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔ اور تعلق باللہ جن چیزوں سے حاصل ہوتا ہے ان میں صحبت صالحین کے علاوہ نماز اور ذکر الٰہی کو خاص اہمیت حاصل ہے۔

آپ نے ان الصلوٰۃ تنھٰی عن الفحشاء کی تفسیر بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اگر انسان حضور قلب کے ساتھ نماز ادا کرے۔ اور مداومت عمل کو اپنا شعار بنائے۔ تو یہ یقینی امر ہے کہ وہ فواحش سے بچا رہے گا۔ ایک شخص جو دن میں پانچ مرتبہ خدا کے سامنے حاضر ہو کر بار بار ایاک نعبد و ایاک نستعین کہتا اور خدا تعالیٰ سے عہد کرتا ہے کہ اے میرے خدا میں تیرے ہی احکام کی پابندی کروں گا۔ وہ گناہوں کے قریب بھی نہیں پھٹک سکتا جب ایسے شخص کو اس کا نفس کسی برائی پر آمادہ کرے گا تو یہ احساس (باقی صفحہ ۸ پر)

(باقی صفحہ ۸ پر)

مراکش کے موجودہ سلطان کو علیحدہ کرنے کے بارے میں اختلافات پیدا ہو گئے

سلطان کے حامی قبائلی سرداروں کی روش پر فرانسیسی ریذیڈنٹ جنرل کی نکتہ چینی

رباط ۲۴ ستمبر۔ مراکش کے موجودہ سلطان سدی مولائے محمد بن عرفہ کو علیحدہ کرنے کے بارے میں قبائلی سرداروں اور فرانسیسی ریذیڈنٹ جنرل لاتور کے درمیان اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔ قبائلی سرداروں نے سلطان سے ملاقات کر کے انہیں اپنی وفاداری کا یقین دلایا ہے۔ اور عہد کیا ہے کہ وہ سلطان کو تخت سے ہٹانے کی ہر کوشش کو ناکام بنانے کی پوری کوشش کریں گے۔ چنانچہ کل مراکش کے قبائلی سرداروں کے ایک وفد نے پاشا مختار کی قیادت میں سلطان سے ان کے محل میں ملاقات کی۔ اور ان کی دستبرداری کے بارے میں تبادلہ خیالات کیا۔ بعد میں پاشا مختار نامی قبائلی سردار نے اخبار نویسوں کو بتایا سدی مولائے بن عرفہ ملک پر بدستور حکومت کرتے رہیں گے۔ فرانسیسی ریذیڈنٹ جنرل نے قبائلی سرداروں کی اس روش پر سخت نکتہ چینی کی ہے۔

— یاد رہے فرانس مراکشی قوم پرستوں کے مطالبہ پر موجودہ سلطان کو تخت سے اتارنے پر رضامند ہو گیا ہے۔ لیکن وہاں کے بعض قبائلی سردار اور فرانسیسی آباد کار مزاحم ہو رہے ہیں۔

معاہدہ عراق میں پاکستان کی شمولیت کا خیر مقدم

باہمی تعاون اور دوستی کے ایک نئے دور کا آغاز

بغداد ۲۴ ستمبر۔ معاہدہ عراق میں پاکستان کی شمولیت کا تمام معاہد ملکوں نے بڑھ چڑھ کر خیر مقدم کیا ہے۔ عراق کے وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ پاکستان کی شمولیت سے ان دونوں ملکوں میں باہمی تعاون بھائی چارے اور دوستی کے ایک نئے دور کا آغاز ہوا ہے۔ انہوں نے کہا دونوں ملک مشترکہ درثے اور مشترک روایات پر عمل کر رہے ہیں۔ ان کا ایک دوسرے کے ساتھ گہرا تعاون خوشکن نتائج پر منتج ہوگا۔ ترکی کے وزیر اعظم مسٹر عدنان مندریز نے بھی پاکستان کی شمولیت کا خیر مقدم کیا ہے۔

انہوں نے انقرہ سے پاکستان کے وزیر اعظم کے نام ایک پیغام بھیجا ہے جس میں عراق اور ترکی کے دفاعی معاہدے میں پاکستان کی باقاعدہ شمولیت پر انہیں مبارکباد دی ہے۔ اسی طرح برطانیہ کے دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے پاکستان کی شمولیت کا خیر مقدم کرتے ہوئے امید ظاہر کی ہے کہ پاکستان کے اس نئے اقدام سے مشرق وسطیٰ کے استحکام اور دفاعی انتظامات کو تقویت پہنچے گی۔ نیز ترجمان نے اس توقع کا بھی اظہار کیا۔ کہ مشاورتی کونسل کے قیام کا فوری طور پر اعلان کر دیا جائے گا۔

روس اور مغربی جرمنی کے سفارتی تعلقات

برلن ۲۴ ستمبر۔ مغربی جرمنی کے ایوان زیریں نے روس کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کرنے کے فیصلہ کی توثیق کر دی ہے۔

غیر ملکی باشندوں کو سرحدی علاقوں سے چلے جانے کا حکم

بیروت ۲۴ ستمبر۔ لبنانی فوج نے حکم دیا ہے کہ اسرائیل کی سرحد کے ساتھ ساتھ دس کلومیٹر کے علاقے میں جتنے غیر ملکی باشندے ہیں وہ تین دن کے اندر اندر چلے جائیں۔ اس نئے حکم کا یہ مقصد بیان کیا گیا ہے۔ کہ اسرائیل کی طرف سے کوئی شخص لبنانی حدود میں داخل نہ ہو سکے۔

کراچی میں حضور نے نماز جمعہ پڑھائی

مزید قربانیوں اور وقف زندگی کی تلقین

ربوہ ۲۴ ستمبر۔ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر کراچی سے ۲۳ ستمبر کو وقت پونے دس بجے شب تار دیتے ہیں :۔

حضور ایدہ اللہ نے آج احمدیہ ہال میں نماز جمعہ پڑھائی اور ایک گھنٹے تک خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضور نے احباب جماعت کو مزید قربانیوں اور خدمت اسلام کے لئے زندگیاں وقف کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے فرمایا یہی وہ راستہ ہے جس پر چل کر ہم اس مقام اور مرتبہ کو حاصل کر سکتے ہیں جو ہمارے آباؤ اجداد کو ملا۔

نماز جمعہ کے بعد مکرم حکیم فضل الرحمٰن صاحب مکرم مولوی عبد الغنی خان صاحب اور مکرم ماسٹر محمد حسن صاحب آسان کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کی گئی۔

آزاد کشمیر میں ٹیلیفون اور تار کا جدید نظام

مظفر آباد ۲۴ ستمبر۔ آزاد کشمیر میں ٹیلیفون اور تار کا نظام جدید طریقے پر منظم کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں محکمہ ڈاک و تار کے افسروں کی ایک جماعت مظفر آباد پہنچ گئی ہے۔ موجودہ ایکسچینج کی جگہ سو لائنوں کا ایک نیا ایکسچینج لگایا جائے گا۔

— کراچی ۲۴ ستمبر۔ کوئٹہ میں افغانستان کے قونصل خانہ نے قریباً ۴½ ماہ تک بند رہنے کے بعد پھر کام شروع کر دیا ہے۔ یاد رہے۔ قونصل خانہ کابل میں پاکستانی سفارت خانہ پر پاکستانی پرچم کی توہین کے بعد بند کر دیا گیا تھا۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ کیلئے متواتر دعائیں کرتے رہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک مکتوب گرامی میں اس خواہش کا اظہار فرمایا ہے۔ کہ احباب حضور کی صحت کاملہ اور عاجلہ کے لئے متواتر دعائیں کرتے رہیں۔ احباب کو چاہیئے ایک دوسرے کو بھی حضور کی صحت کے لئے دعا کی تحریک کرتے رہیں۔ تاکہ اس طرح سے دوہرے ثواب کو حاصل کرسکیں۔ یہ اللہ تعالےٰ کا بہت بڑا احسان اور اس کا خاص فضل ہے۔ کہ اس نے جماعت کی تضرعات کو سنا۔ اور حضور کو صحت عطا فرمائی۔ اب حضور کی صحت بفضلہ تعالیٰ تدریجاً ترقی کر رہی ہے۔ (پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵ ستمبر ۱۹۵۵ء

بے پردگی میں پردہ

سٹیٹسمین دہلی مورخہ ۷ ستمبر میں حسب ذیل خبر شائع ہوئی ہے:۔

"طلباء یونیورسٹی کی آبادی کا بڑا حصہ طالبات پر شامل ہے۔ اور پوسٹ گریجوایٹ کلاسوں میں مخلوط تعلیم کا طریقہ جاری ہے۔ تاہم دو بڑے زنانہ کالجوں کی انتظامیہ نے لڑکیوں کو الگ رہنے کے احکام جاری کردیئے ہیں۔ اس لئے کہ ان کے خیال میں لڑکوں کے ساتھ خلا ملا کا اثر غیر صحت مندانہ ہی پڑتا ہے۔ بلکہ ایک کالج نے تو اپنے ہاں کی طالبات کی نقل و حرکت پر سخت پابندیاں عائد کردی ہیں۔ چنانچہ کوئی لڑکی اجازت خصوصی لئے بغیر کالج سے باہر ڈاک میں خط چھوڑنے تک کے لئے قدم نہیں اٹھا سکتی۔ اور چھ بجے شام کے بعد تو باہر نکلنا بالکل ہی ممنوع ہوگیا ہے۔" (صدق جدید ۹ ستمبر ۱۹۵۵ء)

اس خبر پر تبصرہ کرتے ہوئے مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی فرماتے ہیں:۔

"یہ بے پردگی میں پردہ خوب نکل آیا! اتنی آزادانہ اور اعلیٰ تعلیم کے بعد بھی انتظامیہ کمیٹی کی طرف سے پابندیاں کہ طالبات طلباء سے خلا ملا نہ رکھیں سر شام ڈیوڑھی سے باہر قدم کسی حال میں نہ رکھیں۔ اور احاطہ سے باہر لیٹر بکس میں خط بھی ڈالنا ہو۔ تو اس کے لئے بھی پہلے اجازت حاصل کریں۔ بڑی دقیانوسی قسم کی ہیں وہ نگران خواتین جو تجربہ کے بعد اتنی قید عیش لگا کر بے پردگی میں پردہ کی شان پیدا کررہی ہیں۔ اور بڑے ہی صبر و تحمل کی ہیں۔ یہ طالبات جو اتنی بندشوں کو بغیر ہڑتال کئے یا احتجاجی جلوس کے برداشت کئے جا رہی ہیں۔" (صدق جدید ۱۶ ستمبر ۱۹۵۵ء)

اس تبصرہ کی روح یہ ہے۔ کہ مرد و عورت کے درمیان کھلم کھلا میل ملاپ میں جو برائیاں ہیں۔ اب وہ لوگ بھی محسوس کرنے لگے ہیں۔ جو مخلوط تعلیم کے حامی ہیں۔ اور جو پردے کو قومی ترقی کے منافی خیال کرتے ہیں۔

مذاہب عالم میں اسلام ہی وہ دین ہے۔ جس نے غیر مبہم الفاظ میں مرد و عورت کے کھلم کھلا اور آزادانہ میل ملاپ پر پابندیاں عائد کی ہیں۔ اسلام سے پہلے کہیں کسی قوم میں پردے کے رواج کا اول تو کوئی پتہ نہیں لگتا۔ لیکن اگر ہو بھی تو وہ استثنائی اور محض رسمی چیز ہوگی اسلام نے نہ صرف یہ پابندیاں سب سے پہلے لگائی ہیں۔ بلکہ اسکی حکمتیں بھی ساتھ ہی بیان کردی ہیں۔

متداول اناجیل میں بے شک حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کا ایک ایسا قول ملتا ہے۔ کہ تم کسی عورت کو نظر بد سے نہ دیکھو۔ کیونکہ یہ بھی زنا کے مترادف ہے۔ مگر جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وضاحت فرمائی ہے۔ اسلام نے کہا ہے۔ کہ تم کسی عورت کی طرف نگاہ ہی نہ اٹھاؤ۔ خواہ بدنیتی سے ہو۔ یا نیک نیتی سے بلکہ اپنی نگاہ کو نیچا رکھو۔ اور یہ حکم عورت اور مرد دونوں کے لئے یکساں ہے۔

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی طرف جو قول اناجیل میں منسوب کیا جاتا ہے۔ وہ ان کے بعض دیگر مبینہ اقوال کی طرح غیر فطری سا محسوس ہوتا ہے۔ اور اس کا سہل ترین نتیجہ یہی ہوسکتا ہے۔ جیسا کہ مثلاً بعض ہندو جوگی اپنے بعض اعضاء ماؤف کردیتے ہیں۔ تاکہ ان سے سرزد ہونے والے گناہ ہی سرزد نہ ہوں۔ جب قوت ہی نہ ہوگی۔ تو اس کے ساتھ وابستہ گناہ بھی نہ ہوسکے گا۔ حالانکہ جو قوتیں اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہیں۔ ان کا اچھا یا بُرا استعمال ہی گناہ و ثواب کی صورت اختیار کرتا ہے۔ جب قوت ہی زائل ہوگئی۔ تو اس سے جو اچھے کام کئے جاسکتے تھے۔ وہ بھی نہ ہوں گے۔ اور یہ بہت بڑا کفرانِ نعمت ہے۔

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی طرف جو قول منسوب کیا جاتا ہے۔ اگر وہ آپ ہی کا قول ہے۔ تو اس کے معنی یہی لئے جائیں گے۔ کہ انہوں نے تقویٰ کا بلند ترین معیار پیش کیا ہے۔ نہ یہ کہ انسان جوگیوں کی طرح اپنے قویٰ ہی کو ختم کردے۔ لیکن تقویٰ کا یہ معیار اتنا بلند ہے کہ بظاہر شاید اس زندگی میں اس کا حصول ممکن نہیں۔ سوائے اس کے کہ جوگیوں کا تتبع کیا جائے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ قویٰ کو زائل کردیا جائے۔ مگر یہ تقویٰ کی تعریف میں کیسے آئیگا؟

اناجیل نے معیار تقویٰ اتنا بلند تو پیش کردیا۔ مگر اس کے حصول کے لئے کوئی عملی طریقہ پیش نہ کیا۔ اسلام کا مقصد بھی انسان کو تقویٰ کے بلند ترین معیار پر لانا ہے۔ مگر وہ اس کے لئے عملی طریقے بھی پیش کرتا ہے۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ پردے نے تمام جنسی بے راہ رویوں کی جڑ کاٹ دی ہے۔ یہ اس لئے کہ لوگوں نے صحیح طور پر ان اصولوں کو مدنظر نہیں رکھا۔ اور نہ اس کی روح کے مطابق عمل کیا ہے۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ جہاں تک مسلمانوں نے پردہ کی روح اور ان اصولوں پر صحیح عمل کیا ہے۔ اس حد تک اسلامی معاشرہ کی پاکیزگی کی نظیر دنیا میں نہیں مل سکتی۔

آج مغربی ممالک اور دوسرے غیر اسلامی ممالک میں مرد اور عورت کا خلا ملا جو جو برائیاں پیدا کر رہا ہے۔ اس کا اثر اسلامی ممالک پر بھی پڑ رہا ہے۔ اور وہاں بھی وہی نتائج پیدا ہو رہے ہیں۔ ہندوؤں پر اسلامی اثر پڑا تھا۔ تو انہوں نے بھی کسی حد تک پردہ اختیار کرلیا تھا۔ مگر انگریز کے آنے پر ان میں بھی پھر آزادی آگئی۔ اور اب نہ صرف ہندو بلکہ مسلمان بھی جنہوں نے مغربی آزادی اختیار کی ہے۔ بے پردگی کی نہ سہی۔ مرد اور عورت کے کھلم کھلا اور آزادانہ میل جول کی برائیاں محسوس کرنے لگے ہیں۔ اور جیسا کہ سٹیٹسمین کی خبر سے ظاہر ہوتا ہے۔ ایسی درسگاہوں میں بھی جہاں مخلوط تعلیم کا قاعدہ چلتا ہے۔ وہاں بھی ضرورت محسوس ہوئی ہے۔ کہ لڑکیوں کی خاص نگرانی کی جائے۔ اس کے معنی یہی ہیں۔ کہ آزاد خیال لوگ بھی محسوس کرنے لگے ہیں۔ کہ مرد اور عورت کا آزادانہ میل ملاپ صحیح نہیں ہے۔ یہ گویا عملاً اسلام کے نقطۂ نظر کی صحت کا اعتراف ہے۔ جس نے جیسا کہ ہم نے کہا ہے۔ سب سے پہلے فطرت انسانی کے پیش نظر ایسے میل ملاپ پر پابندیاں لگائیں۔

ہم یہاں اس سوال کے متعلق بحث نہیں کررہے۔ کہ اسلام نے کس حد تک پابندیاں عائد کی ہیں۔ اور پردہ کو جو آج کل صورت دے رکھی ہے۔ صحیح ہے یا نہیں۔ ہمارا مقصد صرف اتنا بتانا ہے۔ کہ معاشرہ کے اس نہایت اہم معاملہ پر اسلام نے کیا تعلیم دی ہے۔ اور وہ انسانی فطرت کے مطابق اور معاشرہ کی پاکیزگی کے قیام کے لئے کتنی مفید اور دانشمندانہ ہے۔ اور اس سے ہمارا مقصد یہ ثابت کرنا ہے۔ کہ اسلام کی تعلیم عقلی نقطۂ نظر سے بھی کتنی صحیح ہے۔ کہ آج جو برائیاں آزادانہ خلا ملا کی وجہ سے غیر مسلم اقوام اور ان کے مقلدین مسلمانوں کو مشاہدہ اور تجربہ سے نظر آرہی ہیں۔ اور وہ پابندیاں عائد کرنے کی طرف راغب ہو رہے ہیں۔ اسلامی تعلیم نے ان کا کیسا صحیح علاج کیا ہے۔ اور جو لوگ مسلم خواتین کے پردہ کو دیکھ کر ناک بھوں چڑھاتے ہیں۔ اور اس کو ترقی کے منافی خیال کرتے ہیں۔ وہ غیر مسلموں کے ان اقدامات سے سبق حاصل کریں۔ اور اسلامی تعلیم کی حکمتوں کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ اور سوچیں کہ اسلام نے معاشرہ کی اصلاح کے لئے کتنی پرحکمت اور عین فطرت کے مطابق تعلیم پیش کی ہے۔

قریشی محمد اسماعیل صاحب معتبر کی علالت

مکرم قریشی محمد اسماعیل صاحب معتبر آڈیٹر تحریک جدید ۴ ستمبر کو قادیان سے واپس لاہور میں تشریف لائے تھے ۵ ستمبر کو آپ پر فالج کا خفیف حملہ ہوگیا۔ اب پہلے سے کچھ افاقہ ہے۔ مکرم معتبر صاحب صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے ہیں۔ اور مخلص خادم سلسلہ ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

(خاکسار فضل الرحمٰن ربوہ)

حضور ایدہ اللہ کی صحت کیلئے صدقہ

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی بخیریت واپسی پر انجمن احمدیہ کے ممبران اور مستورات نے مبلغ -/۳۶ روپے کا بکرا خرید کر ذبح کرکے اس کا گوشت بطور صدقہ غرباء اور مساکین میں تقسیم کیا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

خاکسار نادر علی پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ شیخ پور

(۲) حضرت اقدس کی یورپ سے بخیریت مراجعت پر مورخہ ۱۱-۹-۵۵ ایک بکرا بطور صدقہ لجنہ اماء اللہ حلقہ گنج مغلپورہ کی طرف سے دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ اہلیہ شیخ عبدالکریم صاحب صدر لجنہ اماء اللہ حلقہ گنج مغلپورہ لاہور

اسلامی فتوحات ایک عیسائی مصنف کی نظر میں

(از مکرم سید فضل الرحمٰن صاحب فیضی آف منصوری)

۱۹۳۹ء میں پروفیسر ہنری پیرین کی فرانسیسی زبان میں ایک تاریخی کتاب شائع ہوئی تھی۔ جس کا نام "محمد اور شارلمین" ہے اس کتاب کا انگریزی ترجمہ بھی شائع ہو چکا ہے۔

"Mohammed and charlemagne" By Henri Pirenne

کتاب کا نام دیکھ کر تو معاً یہ خیال ہوتا ہے۔ کہ اس میں حضرت نبی کریم محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور فرنگی شہنشاہ شارلمین کی شخصیتوں کا موازنہ ہو گا۔ لیکن کتاب کے اندر ایسا کوئی مضمون نہیں ہے۔ بلکہ مصنف نے زمانہ قدیم کی عظیم الشان رومی سلطنت کو۔ اس کی تہذیب و تمدن و سیاست کو، نیز اس کی وسعت اور دیرپا اثر کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس سلطنت پر ان یکے بعد دیگرے دو شدید حملوں کا ذکر کیا ہے۔ جو بلحاظ نوعیت و جہت کے بالکل مختلف تھے۔ اور اثر و نتائج کے لحاظ سے بھی ان میں زمین و آسمان کا فرق ظاہر ہوا تھا۔

اول ان مسلسل حملوں کا ذکر ہے۔ جو اسلام سے کئی صدیاں قبل یورپ کی شمال مغربی جنگجو اور غیر مہذب آرین جرمن اقوام نے رومی سلطنت پر پے در پے کئے تھے۔ مگر وہ اس سلطنت کو ختم نہ کر سکے تھے بلکہ خود رومی تہذیب سے اور پھر عیسائی مذہب سے متاثر ہو کر ایک طرح سے اسی میں مدغم ہوتے گئے۔ یعنی ان حملوں نے بے شک رومی شہنشاہیت کو بے دست و پا کر دیا تھا۔ مگر رومی سلطنت کے حکومتی نقوش کبھی نہ مٹا سکے تھے۔ بلکہ الٹا ان سے غایت درجہ متاثر ہو کر رومی تہذیب کے علمبردار بن گئے تھے اس کی وجہ یہ بتائی گئی ہے۔ کہ ان جنگجو حملہ آوروں کی اپنی کوئی خاص تہذیب نہ تھی۔ نہ کوئی خاص تمدن تھا۔ نہ کوئی خاص نظام اور خاص زبان آرین جرمن حملوں کے نتیجہ میں ہی چوتھی صدی عیسوی میں رومی سلطنت دو حصوں میں تقسیم ہو گئی تھی۔ اس کے مغربی حصہ کا مرکز روم تھا۔ تو مشرقی حصہ کا قسطنطنیہ۔ ان حملوں کا مؤثر زمانہ چوتھی صدی عیسوی سے آٹھویں صدی عیسوی کے آخیر تک چلتا ہے۔ ۸۰۰ء میں فرنگی بادشاہ شارلمین نے یورپ میں اتنی طاقت اور اہمیت حاصل کر لی تھی۔ کہ وہ مغربی ممالک کے عیسائیوں کا شہنشاہ بن گیا تھا۔

اس کے علاوہ رومی سلطنت کو جس دوسرے شدید حملہ سے واسطہ پڑا تھا۔ وہ اسلام کا طوفانی حملہ تھا۔ جس نے صحرائے عرب سے اٹھ کر ایک صدی ہجری ختم ہونے سے قبل ہی آناً فاناً میں اور آٹھویں صدی عیسوی تک نہ صرف عظیم الشان رومی سلطنت کو بے جان کر کے ہی رکھ دیا تھا۔ بلکہ اس کے تہذیبی تمدنی اور انتظامی نقوش کو مٹا کر ان کی جگہ اسلامی تہذیب و تمدن اور سوشل نظام کو پوری کامیابی کے ساتھ تمام مفتوحہ ممالک میں جاری کر دیا تھا۔ بحر روم جو صدیوں تک رومی سلطنت کی ایک وسیع جھیل تھا۔ اور اس کے اردگرد کے تمام ممالک پہلے روم کے ماتحت تھے۔ یا زیر اثر چلے آ رہے تھے۔

اور جو رومی سلطنت کی دولت و ثروت اور تجارت نیز اس کی شان و شوکت کا پاسبان تھا۔ بالآخر یہی سمندر مسلمانوں کی بحری طاقت کی آماجگاہ اور مسلم جھیل بن کے رہ گیا تھا۔ اس زمانہ کے مسلمان دوسروں کی تہذیب سے ہرگز متاثر و مرعوب نہیں ہوتے تھے۔ بلکہ دیگر عوام کو بسرعت اسلامی تہذیب میں جذب کر لیتے تھے۔

اس شاندار حقیقت کے پیش نظر پروفیسر ہنری پیرین اپنی کتاب "محمد اور شارلمین" میں لکھتے ہیں:-

"اس جگہ سب سے بڑا حل طلب سوال یہ ہے۔ کہ کس طرح عرب کے لوگ جو یقیناً جرمن حملہ آوروں سے تعداد میں زیادہ نہ تھے۔ جرمنوں کی طرح (رومی سلطنت کے) ان مفتوحہ علاقوں کی آبادی میں جذب نہیں کئے جا سکے۔ جن کی تہذیب ان (عربوں) کی تہذیب سے بہتر تھی؟ اس سوال کا صرف ایک ہی جواب ہے اور وہ اخلاقی نظام کا ہے۔ جرمنوں کے پاس جہاں (اخلاقاً) کچھ نہیں تھا۔ جس سے وہ رومی سلطنت کی عیسائیت کا مقابلہ کر سکتے۔ وہاں عرب لوگ ایک نئے مذہب (کی فوقیت) سے سرشار تھے۔ یہی اور صرف یہی ایک بات تھی۔ جس کی وجہ سے وہ (دوسروں میں) جذب ہونے سے بچے رہے" (ص۱۵۰)

فاتح مسلمانوں کی بے تعصبی اور علم پروری کی شہادت پروفیسر پیرین ان الفاظ میں دیتے ہیں:-

"شروع میں بہرحال وہ متعصب بھی نہ ہوتے تھے۔ اور اپنی مفتوح رعایا سے تبدیلی مذہب کی امید بھی نہ رکھتے تھے۔ البتہ وہ یہ چاہتے تھے۔ کہ لوگ ایک خدا یعنی اللہ تعالےٰ کے اور اس کے رسول محمد (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے فرمانبردار ہو جائیں۔ ..... ان کا عالمگیر مذہب ایک طرح سے قومی مذہب بھی تھا۔ وہ خدا تعالےٰ کے خدمتگزار تھے۔"

"اسلام کا مطلب ہے خدا تعالےٰ کے حضور سر تسلیم خم کرنا یا اس کی اطاعت کرنا۔ اور مسلمان کے معنے ہیں بندہ (یا مطیع) کے" (ص۱۵۰)

"اللہ تعالےٰ واحد خدا ہے۔ لہٰذا یہ معقول بات ہے۔ کہ اس (خدا) کے تمام بندے اس بات کو اپنا فرض سمجھیں کہ خدا تعالےٰ کی اطاعت کو وہ نہ ماننے والوں میں جاری کر دیں۔ (مسلمان) جو بات پیش کر رہے تھے۔ وہ تبدیلی مذہب کی نہ تھی۔ جیسا کہ اکثر لوگ خیال کرتے ہیں۔ بلکہ وہ اطاعت چاہتے تھے۔ اور اس اطاعت کو وہ جہاں جاتے تھے رائج کر دیتے تھے۔ .... فتح کے بعد وہ کچھ نہیں چاہتے تھے۔ مگر یہ کہ کفار کے علوم و فنون (سائنس اور آرٹ) کو بھی حاصل کر کے اپنی دولت کا حصہ بنا لیں۔ اور پھر ان (علوم وغیرہ) کو اللہ تعالےٰ کی شان ظاہر کرنے کے لئے ترقی دیں۔" (ص۱۵۱)

مزید برآں مصنف موصوف نے مسلمانوں کے قومی احساس برتری کو ان کی غیر متشددانہ طرز حکومت۔ غیر مرعوبیت اور اخلاقی فتح کو بھی ظاہر کیا ہے۔ اسی سلسلہ میں مسلمانوں اور جرمنوں کا موازنہ پروفیسر پیرین ان الفاظ میں کرتے ہیں:-

"اس سلطنت پر حکومت کرنے کے لئے جس کو انہوں نے قائم کیا تھا۔ وہ (لوگ) اپنے قبائلی طرز نظام پر اب زیادہ انحصار نہیں رکھ سکتے تھے۔ جیسا کہ (پہلے) جرمن بھی اپنا (صغیر) نظام رومی سلطنت پر مسلط نہیں کر سکے تھے۔ لیکن عرب لوگ جرمنوں سے جس بات میں مختلف تھے، وہ یہ ہے کہ جہاں عرب گئے۔ انہوں نے حکومت کی۔ مفتوحین ان کی رعایا ہوتے تھے۔ ..... اور جماعت مومنین سے جدا سمجھے جاتے تھے۔ یہ حدبندی (ایسی تھی جو) توڑی نہیں جا سکتی تھی۔ مفتوح آبادی اور مسلمانوں میں کوئی ادغام ممکن نہ تھا۔ یہ کیسا فرق ہے ان میں اور (جرمن بادشاہ) تھیوڈورک میں جس نے اپنے آپ کو ان (رومیوں) کی خدمت میں (بطور نذرانہ) پیش کر دیا تھا۔ جن کو اس نے فتح کر لیا تھا۔ اور خود ان میں جذب ہو جانے کی خواہش کی تھی۔"

"جرمنوں کے وقت میں تو فاتح لوگ خوشی سے (رومی) مفتوحین کی طرف راغب ہو جاتے تھے۔ لیکن عربوں کے وقت میں معاملہ بالکل برعکس تھا (یعنی) مفتوح لوگوں کو فاتحین کی طرف راغب ہونا پڑتا تھا۔ اور وہ صرف اللہ تعالےٰ کے خدمتگزار بن کر ہی ایسا کر سکتے تھے....." (ص۱۵۱)

پروفیسر موصوف یہ بھی لکھتے ہیں۔ کہ

"(ویسے مسلمانوں کی طرف سے) کوئی پراپیگنڈا نہیں ہوتا تھا۔ اور نہ کوئی سختی روا رکھی جاتی تھی۔ جیسا کہ عیسائیوں کی طرف سے کلیسائی زور کے بعد ظاہر ہوتی رہی۔ اگر خدا ایسا چاہتا تو وہ تمام بنی نوع انسان کو ایک ہی جماعت بنا دیتا۔ قرآن کی آیت ہے۔ اور یہ یقینی طور پر اختلافی بات میں تشدد کو ناجائز قرار دیتی ہے۔" (ص۱۵۱)

پھر آگے لکھتے ہیں:-

"(فاتح) جرمن لوگ رومی سلطنت میں داخل ہوتے ہی رومیوں جیسے بن گئے تھے۔ مگر اس کے برعکس جب اسلام نے رومیوں پر فتح پائی۔ تو رومی عربوں جیسے ہو گئے...... بلکہ ساری فضا ہی بدل گئی تھی......"

"جب رومی سلطنت عیسائیت کے ماتحت آئی تھی۔ تو کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس کی روح میں ایک تبدیلی آئی تھی۔ مگر جب (یہ سلطنت) اسلام کے ماتحت آئی۔ تو اس کی روح اور اس کے جسم دونوں میں تغیر آ گیا تھا۔ اور یہ تغیر اتنا ہی زیادہ اس کی مدنی سوسائٹی میں ظاہر تھا۔ جتنا کہ اس کی مذہبی سوسائٹی میں" (ص۱۵۲)

لیکن مسلمانوں نے اپنی عظیم الشان فتوحات کے بعد پھر بدقسمتی سے آپس میں ہی خود غرضانہ جھگڑے شروع کر دیئے تھے۔ ان کی اندرونی تفریق اور رقابتوں نے مفتوح عیسائیوں کی آنکھیں کھول دی تھیں۔ اور وہ سمجھنے لگے تھے۔ کہ اب مسلمانوں کے خلاف پورے زور سے اٹھنے کا وقت آ گیا ہے۔ چنانچہ تیسری صدی ہجری میں جبکہ اسپین میں بنو امیہ کی سلطنت اور بغداد میں بنو عباس کی سلطنت پوری شان و شوکت سے قائم تھیں۔ تو ان دونوں نے ایک دوسرے کو تباہ کرنے کی نیت سے عیسائی بادشاہوں سے سازباز کرنے اور امداد طلب کرنے میں ذرا بھی تامل یا دریغ نہیں کیا تھا۔

اس ضمن میں پروفیسر پیرین لکھتے ہیں کہ

"وہ اندرونی جھگڑے جو دنیا اسلام کو ہلا رہے تھے۔ شارلمین کی نقل و حرکت کے بہت موافق ثابت ہوئے۔ قرطبہ میں خلافت بنو امیہ کا قیام جو ۷۶۵ء میں بغداد کی خلافت عباسیہ کی مخالفت میں ظہور پذیر ہوا تھا۔ وہ فرنگیوں کے حق میں نہایت ہی فائدہ مند نکلا۔" (ص۱۵۹)

"اول ۷۶۵ء میں فرنگی بادشاہ پیپن نے اپنا سفیر بغداد بھیجا تھا۔ (لیکن) ۷۶۹ء میں مسلمانان اسپین کے ایک وفد کو اپنے یہاں خوش آمدید کہا تھا...... ۸۱۰ء میں (خلیفہ) ہارون الرشید نے ایک سفیر شارلمین کے پاس بھیجا تھا۔ (لیکن) شارلمین نے ۸۱۲ء میں اسپین کے (خلیفہ) الحکم کے ساتھ ایک معاہدہ پر دستخط کر دیئے تھے" (ص۱۶۰)

"یہ ایک مشہور واقعہ ہے۔ کہ ہارون الرشید نے جو بنو امیہ کی مخالفت میں شارلمین کی مدد کا بہت خواہاں تھا۔ اس کو (فلسطین کے) مقدس روضہ یسوع مسیح پر قبضہ عطا کر دیا تھا۔ اور دیگر متبرک جگہوں پر بھی رسمی اختیارات دے دیئے تھے۔" (ص۱۶۲)

ظاہر ہے کہ مسلمانوں کی باہمی چپقلش اور رقابتوں سے عیسائیوں نے خوب فائدہ اٹھایا تھا۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

خلافت محمود ایدہ اللہ الودود

(از مکرم حبیب الرحمٰن صاحب ایم۔ ایس۔ سی لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جب سے یہ زمین انسانوں سے آباد ہوئی ہے دنیا میں ہدایت اور گمراہی کے دور آتے رہے ہیں۔ آدم علیہ السلام کے زمانہ سے اس سلسلہ کا آغاز ہوا۔ خدا تعالیٰ نے انسان کی بہبودی کے لئے کچھ ہدایتیں دے کر ان کو مبعوث فرمایا۔ کچھ مدت تک ان کی لائی ہوئی روشنی لوگوں کی ہدایت کا موجب بنی رہی۔ پھر جوں جوں وقت گذرتا گیا۔ سچی تعلیم اذہان سے محو ہوتی گئی۔ اور رفتہ رفتہ انسانی خیالات، توہمات اور رسومات نے ان کی جگہ لے لی۔ یہاں تک کہ حق بالکل پوشیدہ ہو گیا۔ اور نفسانی ظلمتیں اپنی انتہا کو پہنچ گئیں خدا نے انسان کو چونکہ اپنی معرفت کے لئے پیدا کیا تھا۔ اس لئے اس نے نہ چاہا کہ انسان یونہی اندھیرے میں ٹھوکریں کھاتا پھرے۔ اور ہلاک ہو جائے۔ اس نے پسند کیا کہ پھر سے اس کی ہدایت کا سامان پیدا کرے۔ لیکن چونکہ اس دوران میں اس کا علم اور تجربہ بڑھ چکا تھا۔ اور وہ نسبتاً متمدن ہو گیا تھا۔ آدم کے زمانہ کی پرانی ہدایات اس کے لئے کافی نہ تھیں۔ اس لئے بدلے ہوئے ماحول اور نئے تقاضوں کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو تازہ وحی اور تازہ ہدایات دے کر مبعوث فرمایا۔ غرض اسی طرح ہدایت اور گمراہی کے دور یکے بعد دیگرے آتے رہے۔ جیسا جیسا انسان کا فہم و ادراک اور اس کا علم و تجربہ بڑھتا گیا ہر بعد میں آنے والی ہدایت پہلی کی نسبت بہتر ہوتی گئی۔ یہاں تک کہ وہ زمانہ آ گیا۔ جب کہ انسانی شعور اپنے کمال کو پہنچ گیا۔ اور اس کی عقل پختہ ہو گئی۔ تب حکیم مطلق نے ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو کامل شریعت سے سرفراز فرمایا۔ اور قرآن جیسی مکمل پاک کتاب عطا کی۔ جو تمام ضروریات دینی پر حاوی تھی۔ اور جس میں سب متفرق اور پائیدار صداقتیں یکجا جمع تھیں۔ اب ہدایت و رہنمائی کا کوئی گوشہ ایسا نہ تھا۔ جس پر کہ حقہ روشنی نہ ڈالی گئی ہو۔ چنانچہ ارشاد ہوا۔ الیوم اکملت

لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا۔

یہ زمانہ کیسا بابرکت زمانہ تھا۔ جس میں الٰہی نور کی شعاعیں آفتاب عالمتاب کی طرح پوری شان سے کرۂ ارض کو منور کر رہی تھیں معرفت الٰہی کے تمام در کھل چکے تھے۔ اور رشد و ہدایت کی تمام کھڑکیاں وا تھیں۔ رحمت خداوندی ہر امیر و فقیر، جاہل و عالم کالے اور گورے اور متمدن و غیر متمدن کو اپنی آغوش میں لینے کے لئے بے چین تھی دور دور تک اس نور کی ضیا باریاں ہوئیں۔ بحر و بر نے اس سے فائدہ اٹھایا۔ اور ایک عالم اس سے جگمگا اٹھا۔ خوش قسمتوں نے اپنے دامن کو ہر مراد سے بھر لئے اور مالا مال ہو گئے۔

صدیوں کی رنجش منٹوں میں ختم ہو گئی۔ غرض مصیبت کی ماری دنیا نے اطمینان کا سانس لیا اور ساری زمین خدا کے نور سے بھر گئی۔ اس میں شبہ نہیں کہ شریعت کامل ہو چکی تھی۔ اور حدود شرعی حدود ہمیشہ کے لئے متعین ہو چکی تھیں۔ مگر انسانی فطرت تو نہیں بدلی تھی انسان پھر ایک دفعہ ہدایت اور روشنی کا محتاج ہو گیا۔ اور خدا نے اپنے ازلی قانون کے مطابق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی امت میں سے قادیان کی سرزمین میں اپنا ایک فرستادہ پھر کھڑا کر دیا۔ شریعت کامل ہو چکی تھی۔ اس لئے نئے احکام کی تو ضرورت نہ تھی۔ مگر اس بھولی ہوئی پرانی تعلیم کو پھر قلوب میں راسخ کرنے کی ضرورت تھی۔ سو ایسا ہی ہوا۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا کے منشاء کو پھر سے واضح کر دیا۔ رسوم و بدعات نے حقیقت اسلام پر جو پردے ڈال دیئے تھے۔ وہ دور کر دیئے گئے سلوک محبت اور علم و معرفت کی راہیں از سر نو دکھا دی گئیں۔ اور خدا کی رحمت نے پھر ایک مرتبہ انسان کو اپنے آغوش میں لے لیا

لیکن یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ خدا کے مامور و مرسل بہرحال انسان ہوتے ہیں اور زمان و مکان کی قیود سے بالا نہیں ہوتے ان کی زندگیاں محدود ہوتی ہیں۔ اور ایسا ہی ان کی سعی بھی محدود ہوتی ہے۔ وہ ہمیشہ زندہ رہ سکتے ہیں۔ اور نہ ہر جگہ پہنچ سکتے ہیں۔ ان کا کام یہ ہوتا ہے کہ زمین ہموار کر جائیں۔ اور سچائی کا بیج چاروں طرف بکھیر دیں۔ وہ آندھیوں اور طوفان سے اس کو بچاتے ہیں اور ایک مدت تک مخالف ہواؤں کا مقابلہ کرتے رہتے ہیں تاآنکہ بیج جگہ پکڑ لیتا ہے۔ اور بیج کونپلیں پھوٹنے لگتی ہیں۔ اور اس بات کا یقین ہو جاتا ہے کہ اب وہ قائم ہو جائے گا۔ تب خدا کی مشیت ان کو اپنی طرف بلا لیتی ہے۔ ان کی وفات پر نئے طوفان اٹھتے ہیں۔ اور نئی آندھیاں چلتی ہیں۔ وہ پودا جسے نبی اپنے ہاتھوں سے لگا جاتے ہیں۔ معرض خطر میں پڑ جاتا ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ . . . . کہ بابرگ و بار ہونے سے قبل ہی وہ معدوم ہو جائے گا۔ شیطان سمجھتا ہے کہ میدان خالی ہے اور اس کے چیلے چانٹے نئے جوش سے میدان عمل میں کود پڑتے ہیں۔ ایسے میں خدا اپنی قدرت کا دوسرا ہاتھ دکھاتا ہے اور خلفاء کے ذریعہ گرتی ہوئی جماعت کو پھر سنبھال لیتا ہے۔ مفسد ناکام رہتے ہیں اور حاسد شرمندہ ہوتے ہیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایسا ہی ہوا۔ خلافت کے ذریعہ دین کو تمکنت بخشی گئی اور جہاں تک خدا نے چاہا اس کی اشاعت ہوئی۔ جو بیج عرب کی سرزمین میں بویا گیا تھا۔ اس کی شاخیں اور پھل پھول ساری معلومہ دنیا تک پھیل گئے اور ساری قوموں اور سارے ملکوں نے اس کی بہاریں دیکھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں بھی خدا نے اسی طرح اپنی قدرتوں کا اظہار کیا اور اول حضور کو اپنے تازہ کلام اور تازہ وحی سے مشرف کیا۔ اور جب قادیان کی گمنام بستی سے یہ آواز بلند ہوئی تو دنیا میں ایک تہلکہ مچ گیا۔ ہر طرف سے آندھیاں اٹھیں اور بہت کچھ شور و غوغا ہوا۔ لیکن اسلام کا وہ پہلوان پہاڑ کی طرح اپنی جگہ قائم رہا۔ اور صبر و تحمل سے سچائی کی قرنا پھونکتا رہا۔ اس نے مشرق و مغرب میں سچائی کا بیج بکھیرا۔ ایک مدت تک وہ گرم دعاؤں اور چمکتے ہوئے نشانوں کے ذریعہ اس بیج کو سینچتا رہا اور جب سچائی بہت سے سعید دلوں میں اپنا گھر کر چکی تو وہ خدا کو پیارا ہوا۔ دشمن نے سمجھا کہ وہ عالم و فاضل تھا اور قلم کا دھنی۔ اس نے اپنے قلم کی جولانیوں سے بہتوں کو چپ کرا رکھا تھا اور اپنی بے نظیر تصانیف کے ذریعہ ایک جماعت اپنے گرد جمع کر لی تھی۔ لیکن اب میدان خالی ہے۔ وہ پہلوان جس کی تحریریں صاعقہ کی طرح باطل کو بھسم کرتی تھیں۔ اب اٹھ چکا ہے۔ جو پودا اس نے لگایا ہے۔ وہ اب بے یار و مددگار ہے اور اس کو مٹا دینا کچھ مشکل نہیں۔

آندھیاں پھر اٹھنے لگیں اور جھکڑ پھر چلنے لگے۔ خدا تعالیٰ نے اپنی سنت مستمرہ کے ماتحت حضرت مولانا نور الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلافت کی خلعت عطا کی اور ایک گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیا۔ صداقت کا بیج تو بویا جا چکا تھا۔ لیکن ہنوز وہ پھلا پھولا نہیں تھا۔ خدا تعالیٰ کو کب گوارا تھا کہ اس کا لگایا ہوا پودا دشمنوں اور حاسدوں کے ہاتھوں تباہ ہو جائے۔ اس نے سعید روحوں کو خلافت پر پھر جمع کر دیا اور اپنی قدرت کا ذوالشان ظاہر کر دیا۔ حضور نے فضل ایزدی سے نہ صرف پراگندگی کو دور کیا۔ اور جماعت کا شیرازہ بکھرنے سے بچا لیا۔ بلکہ خلافت سے متعلق جو نئے فتن پیدا ہو رہے تھے۔ ان کا خوب قلع قمع کیا اور منکرین خلافت سے تسلیم کرا لیا کہ خلافت کے بغیر چارہ نہیں۔

کم عقلوں نے ناکامی کا منہ دیکھ کر اپنے دلوں کو یوں تسلی دے لی کہ چلو یہ وقت بھی گذر گیا۔ یہ بڑھا بڑا زیرک و دانا ہے۔ اس کے علم و فضل کا دور دور شہرہ ہے اس کا تقویٰ و طہارت مسلّم ہے۔ اور لوگ اس سے متاثر ہیں۔ اس کی آنکھ بند ہوتے ہی جماعت کا شیرازہ بکھر جائے گا۔ اور یہ سلسلہ آپ اپنی موت مر جائے گا۔ ان کو اس امر سے بھی تسلی ہوتی تھی کہ اس کے بعد جماعت کی باگ ڈور سنبھالنے والا کوئی نظر نہیں آتا تھا

مگر جب حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ تو خدا نے پھر ایک بار اپنی قدرت کا ہاتھ دکھایا اور خلافت کی ردا حضرت محمود ایدہ اللہ الودود کے کندھوں پر ڈال دی۔ حضور کی عمر اور علم اور تجربہ کو دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ اس بوجھ کے متحمل ہو سکیں گے۔ لیکن خدا کے زبردست ہاتھ نے خود حضور کو آگے بڑھایا اور بعد کے واقعات نے ثابت کر دیا کہ یہ انتخاب بہترین اور نہایت موزوں تھا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی ثابت کر دیا۔ کہ خلافت کا قیام انسانی کوششوں کا مرہون نہیں ہوتا۔ بلکہ خدا کی عطا ہے۔ جس کو چاہتا ہے۔ اپنے فضل سے یہ ردا پہنا دیتا ہے۔ اور اسے کامیاب کر دیتا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لخت جگر کے لئے ہی یہ سعادت لکھی تھی کہ وہ جماعت کو مستحکم بنیادوں پر قائم کرے۔ اس کی تنظیم کرے۔ اس کو قربانی اور ایثار کے میدان میں آگے بڑھائے۔ تعلیم و تربیت کا مضبوط انتظام کرے۔ تبلیغ و اشاعت کی نئی راہیں سکھائے اور دنیا کے ہر گوشے تک اپنے آقا کی آواز کو پہنچائے سو الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باوجود صحت کی خرابی اور حالات کی ناموافقت کے ان مقاصد کو ایسے شاندار طریق پر پورا کر دکھایا کہ ایک عالم حیرت میں ہے۔ وہ لوگ جو کہتے تھے کہ ایک جنبش قلم سے ہم اس سلسلہ کو نابود کر دیں گے وہ اس سلسلہ کے افراد پر مجبور ہو گئے کہ بڑے بڑے علماء و فضلاء اس سلسلہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ اور یہ پودا اتنا تناور ہو گیا ہے کہ اس کا اکھاڑنا آسان نہیں۔ اور الٹا ان نے محسوس کر لیا کہ جس شخص کے ہاتھ میں اس سلسلہ کی باگ ڈور ہے وہ کوئی معمولی آدمی نہیں۔ اور نہ اس کی رہنمائی اپنی عقل و سمجھ سے ہے بلکہ خدا کے فضل سے ہے

(باقی صفحہ ۸ پر)

مکتوب بلجیئم

واٹرلو کا تاریخی میدان

از مکرم ملک محمد مستقیم صاحب ایڈووکیٹ مقیم برسلز بلجیئم

برسلز بلجیئم کا دارالخلافہ ہے۔ جنگ عظیم اور جنگ عالمگیر کے ہر دو موقعوں پر جرمن فوجوں کی سخت گیری کا تختہ مشق بنا رہا ہے مگر پھر بھی ہر قسم کی تباہی سے محفوظ رہا ہے۔ سیاہ پتھر کی عمارات ہیں سڑکوں پر بھی سیاہ پتھر استعمال کیا گیا ہے Brux calles کے معنے ہیں "دلدلوں اور ٹیلوں پر بنایا گیا" سڑکیں بالکل پہاڑی علاقہ کی طرح بہت اونچی اور نیچی بنی ہوئی ہیں۔ باقی جو حال اور بڑے شہروں کا ہوتا ہے وہی یہاں کا ہے۔ مگر جو خاص چیز یہاں ہے وہ اس کے جنگلات ہیں جو خوب گھنے ہیں۔ آبادی کے قریب ہیں۔ ان میں سب درخت بہت اونچے ہیں۔ ان کے وسط میں جھیلیں ہیں۔ جن کے کناروں پر تعطیل کے روز سیر و تفریح کرنے والوں کا جمگھٹا ہوتا ہے۔ ان جنگلات کو سیر و تفریح اور دفاعی مقاصد کے لئے محفوظ رکھا گیا ہے۔ ان کے اندر باقاعدہ پختہ سڑکیں ہیں۔ چوک ہیں اور تفریح گاہیں ہیں۔

اس جگہ ایک تیرھویں صدی کی یادگار ہے۔ جس کے اردگرد زائرین اور عوام کا اکثر مجمع رہتا ہے۔ یہ ایک ننھے بچے کا پتھر کا مجسمہ ہے جو پیشاب کر رہا ہے اور اس پر لکھا ہے۔

Manekin pis

یعنے چھوٹا بچہ پیشاب کر رہا ہے۔ یہ مجسمہ چودھویں صدی میں مسمار ہو گیا تھا۔ مگر جلد ہی حکومت نے اسے دوبارہ از سر نو نصب کر دیا۔ جو آج تک قائم ہے۔ اس مجسمے کے علم بیج۔ جھنڈے۔ بت اور تصاویر کثرت سے فروخت ہوتے ہیں۔ اور برسلز کا نشان تصور ہوتا ہے۔

اس شہر سے ۱۵-۱۶ میل دور واٹرلو کا وہ تاریخی میدان ہے۔ جہاں نپولین کے اقتدار کو دھکا لگا۔ اور یورپ کی قسمت بدل گئی۔ شہر برسلز سے ۱۵-۱۶ میل باہر انہیں جنگلات کے پار دو گاؤں ہیں۔ جن کو آجکل پرانا اور نیا واٹرلو کہتے ہیں۔ کسی زمانہ میں جب اہل روما نے اس راستہ سے برسلز پر چڑھائی کی تھی۔ تو ان دو گاؤں نے اس وقت تک دشمن کو روکے رکھا تھا۔ جب تک کہ بھاری کمک نہ پہنچ گئی۔ اور وہ پسپا ہو گئے۔ اسی طرح جب نپولین برسلز حاصل کرنے کے لئے اس راستہ سے بڑھا۔ تو یہ دونوں گاؤں فوجوں کی آمد تک بہت حد تک روک بنے رہے۔ یہ میدان آج بھی اسی طرح ہے۔ جیسے آج سے ڈیڑھ صدی پہلے تھا۔ ایک آدھ جھونپڑا شاذ مزید بن گیا ہو۔ ورنہ کوئی تغیر نہیں ہوا۔ اس میں کہیں ٹیلے ہیں۔ کہیں گہرا نشیب ہے کہیں خندق کی طرح زمین دبی ہوئی ہے اور کہیں صاف میدان ہے۔ نپولین کو روکنے کے لئے ہالینڈ نے انگلستان کی مدد طلب کی۔ اس زمانہ میں بلجیئم ہالینڈ کے ماتحت تھا۔ بلجیئم مختلف اوقات میں سپین، ڈچ، فرانس، اور جرمن کے ماتحت رہا ہے۔ ہر قوم کی یادگاریں موجود اور نمایاں ہیں۔ مگر جرمنی کی نہیں۔ اور نہ ہی اہل بلجیئم جرمن زبان سیکھتے اور پسند کرتے ہیں۔ عام زبان فرنچ ہے۔ ماہ جون ۱۸۱۵ء کی چودہ تاریخ کی رات نپولین نے ایک فارم میں کاٹی اور رات کو خوب بارش ہوتی رہی۔ اس لئے نپولین نے اپنے احکام میں تبدیلی کر دی کہ جنگ صبح کی بجائے گیارہ بجے شروع کی جائے۔ تاکہ زمین کچھ سخت ہو جائے۔ نپولین کے ماتحت اس کی مایۂ ناز فرنچ پیادہ فوج تھی وہ توپ خانہ کے ساتھ اور فرانسیسی رسالہ جس کے ہمراہ پولینڈ کی گھوڑ سوار فوج تھی۔ میدان جنگ میں اترا۔ دوسری طرف بلجیئم ہالینڈ اور انگلستان کی فوج ولنگٹن کی کمان میں آراستہ ہوئی۔ جرمن فوج کا ابھی کچھ پتہ نہ تھا۔ ولنگٹن نے برسلز کی شاہراہ پر انگریزی فوج متعین کی۔ اور اس کے پہلوؤں پر ڈچ اور بلجیئم کی پیدل اور سوار فوج رکھی۔

نپولین نے گیارہ بجے جنگ شروع کرنے کا حکم دے دیا۔ اور ۴ بجے شام تک گیارہ حملے کئے۔ جن سے انگریزی، ڈچ اور بلجیئم کی مشترکہ فوج دبتی چلی گئی۔ اور حالات اس قدر نازک ہو گئے۔ کہ ولنگٹن نے کہا کہ نپولین کے حملوں سے یا تو ہمیں رات بچائے گی یا جرمن افواج۔ ۴ بجے کے قریب جنگل میں جرمن فوج بینڈ سے مارچ کرتی ہوئی میدان کارزار میں داخل ہوئی۔ پہلے تو نپولین نے اول اسے اپنی کمک سمجھ کر پرواہ نہ کی۔ مگر جب تصدیق ہو گئی۔ تو ۱۴ ہزار پیادہ فوج کا رخ اس طرف پھیرا۔ مگر جرمن فوج تازہ دم تھی۔ فرانسیسی لشکر فاتحانہ جنگ نہ کر سکا۔ اور ۷ بجے شام جنگ ختم ہو گئی۔ اور نپولین ایک اسیر جنگ کی حیثیت سے اس میدان سے واپس ہوا۔ اس جنگ کی یادگار میں واٹرلو کے میدان میں ایک بلند ٹیلے پر پتھر کے شیر کا ایک مجسمہ کھڑا کیا گیا ہے۔ جو فرانس کی طرف دیکھ رہا ہے۔ بہت بڑا شیر کا بت ہے۔ اس پر چڑھنے کے لئے ۱۰۰ سیڑھیاں عبور کرنی پڑتی ہیں۔ ٹیلے کو مزید بلند کرنے کے لئے واٹرلو کی تمام آبادی نے حصہ لیا۔ اس میدان کے دوسری انتہا پر اسی فارم کے سامنے "ایک عقاب کا مجسمہ جو ہلاک زخمی ہو کر دونوں پر پھیلائے گر رہا ہو" نصب کیا ہے۔ یہ فرانس ہے۔

اس تمام جنگ کا نقشہ Panorama پر دکھایا گیا ہے۔ یہ ۱۲۰ گز لمبا اور ۱۲ گز چوڑا کینوس ہے۔ جس پر مصور نے اس کمال سے برش اور رنگ کو استعمال کیا ہے۔ کہ فاصلہ اور فوجوں کے مقامات، حملہ کی کیفیت۔ ۴ بجے شام کا حال انگریزی فوجوں کی بے بسی۔ جرمن فوج کی آمد۔ فرانسیسی اور پولش رسالہ کی یلغار۔ سپاہیوں کا زخمی ہونا۔ مرنا۔ گھوڑوں کا بدکنا اور بھاگنا۔ فارم کا جلنا اور توپوں کا چلنا اور ان کا دھواں یہ سب کچھ اس طرح دکھایا ہے۔ گویا کہ جان ڈال دی ہے۔

میں نے وہ فارم بھی دیکھی۔ اس کا بھی عجیب لطیفہ ہے۔ یہ ایک فرانسیسی کی ملکیت تھی اور چار بلجیئم کے رہنے والے بھائی اس کے مزارع تھے۔ جنگ عظیم کی وجہ سے چار سال تک چاروں بھائی مالک کو کچھ نہ دے سکے۔ مگر جنگ کے بعد وہ پیرس گئے۔ اور مالک کا تمام حساب چکا آئے۔ اب ۱۹۳۵ء میں وہ مالک جب مرا تو اس نے یہ فارم انہیں بھائیوں کو وصیت میں دے دی۔ بہت بڑی فارم ہے اور واقعی رقبہ کافی ہے۔ اور عمارت بھی اچھی اور وسیع ہے۔ وہ لوگ بہت خوش مزاج اور ملنسار ہیں۔

اس جنگ کے بعد تو نپولین واپس فرانس نہ آیا۔ مگر دوسری جنگ سے قبل اس کی لاش کو پیرس میں لایا گیا۔ اور اسے کمال اعزاز کے ساتھ Invalides میں پیرس میں دفن کیا گیا۔

نپولین کا تاج اور اس کی انگشتری پیرس کے میوزیم جسے لو Louvre کہتے ہیں۔ رکھی ہے۔ میں نے دیکھی ہے۔ نپولین کا قد چھوٹا اور ہاتھ نازک تھے۔ مگر انگشتری نسبت سے بہت بڑی ہے۔ نپولین کی ٹوپی فونٹین بلو Fomtain blue محل میں رکھی ہے۔ اسی محل میں نپولین نے اپنے بیٹے کے حق میں دستبرداری دی تھی۔ اور یہاں سے اپنی فوجوں سے رخصت ہو کر اسیری میں گیا تھا۔

درخواست ہائے دعا

(۱) نمبردار محمد خاں صاحب بھٹی مع اپنے بیٹے اور چار دیگر رشتہ داران کے قتل کے ایک مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ سیشن جج نے ان کو سزائے موت سنائی ہے۔ اب مقدمہ ہائی کورٹ میں ہے۔ احباب کرام و درویشان قادیان سے درخواست ہے۔ کہ وہ ان کی باعزت بریت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ احمد خاں نسیم ربوہ

(۲) میرے والد محترم داروغہ محمد مجتبیٰ علی صاحب کی کمر کی ہڈی گر پڑنے سے نکل گئی ہے۔ تین ہفتہ سے ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ان کی عمر اس وقت نوے سال کی ہے۔ بزرگان سلسلہ صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میرا تبادلہ گوجرخان سے مری ہو چکا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے لئے یہ تبادلہ بابرکت فرمائے۔ خاکسار احتجاج علی زبیری افسر بحالیات گوجرخان

(۳) میرے والد محترم ماسٹر فضل حسین صاحب و پھوپھی صاحبہ گڑھی شاہو لاہور کچھ عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے۔ کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ اقبال حسین ربوہ

(۴) چراغ الدین صاحب کارکن لنگر خانہ چند دنوں سے بعارضہ ملیریا بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔ خلیل احمد کارکن لنگر خانہ

(۵) میں اور میرے بھائی کاروبار میں نقصان کی وجہ سے سخت مالی مشکلات میں مبتلا ہیں۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں مالی مشکلات سے جلد از جلد نجات دے۔ اصغر علی لائلپور

(۶) بشیر احمد کارکن دفتر ایڈیٹر الفضل تین چار دن سے بخار میں مبتلا ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا کریں۔

مسن باڈہ (سندھ) میں جلسہ

۱۵ ستمبر ۸ بجے سے ۱۰½ بجے شب تک مسن باڈہ میں جلسہ منعقد کیا گیا جس میں مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مبلغ سلسلہ احمدیہ نے تقریر فرمائی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ و ارفع مقام اور بلند شان پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے جو بلند اور اعلیٰ شان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمائی ہے وہ صرف اور صرف آپ کا ہی حصہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور منظوم کلام سے آپ نے نہایت ہی دلچسپ اور لطیف رنگ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے محامد بیان فرمائے۔ حاضرین نے پورے سکون اور توجہ سے تقریر کو سنا۔ بالآخر جلسہ دعا پر برخواست ہوا۔

محمد صدیق۔ مسن باڈہ۔ ضلع لاڑکانہ

عہدیداران مجالس خدام الاحمدیہ کی فوری توجہ کیلئے

(۱) جملہ مجالس کو رکنیت خدام الاحمدیہ کے فارم پر کروانے کی غرض سے بھجوائے جا چکے ہیں۔ بہت کم مجالس کی طرف سے یہ فارم موصول ہوئے ہیں۔ قائدین کرام فوری اور خصوصی توجہ فرما کر جملہ خدام سے فارم پر کروا کر دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔

(۲) جملہ مجالس اپنے شعبہ تجنید کا ریکارڈ باقاعدہ اور مکمل رکھنے کیلئے ایک رجسٹر رکھیں۔ جس میں جملہ خدام کے اسماء مع کوائف درج ہوں۔ اور وقتاً فوقتاً جو اراکین نئے داخل ہوں ان کے نام بھی اس رجسٹر میں درج کئے جائیں اور جو اراکین کسی اور مجلس میں چلے جائیں ان کا بھی باقاعدہ ریکارڈ رکھا جائے۔ اور ہر دو صورتوں میں مرکز کو بھی اطلاع دی جائے۔

(۳) جملہ خدام کی اس طور پر جنس وار تنظیم کی جائے کہ کوئی خادم اس سے باہر نہ رہے اور اس کی ایک کاپی جس قدر جلد ممکن ہو سکے دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔

مہتمم تجنید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اعلان دارالقضاء

محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ بنت چودھری حمید خانصاحب مرحوم (سابق امیر جماعت سرڈھ ضلع بہاولپور) ساکن محلہ قدیر آباد ضلع ملتان شہر نے درخواست دی ہے کہ والد صاحب مرحوم کی ذاتی امانت میں میری رقم ۔/۱۴۰ اجمع ہے جو زیور فروخت کر کے میں نے والد صاحب کو بطور امانت دیا تھا (۱۹۴۶ء کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر) یہ رقم مجھے واپس دلائی جائے۔ سو اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دیں۔ ناظم دارالقضاء ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) سید احتجاج علی زیدی صاحب اے۔ آر۔ او گوجر خان یہاں سے تبدیل ہو کر مری جا رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تبدیلی کو ان کیلئے بابرکت کرے۔ ظہور الدین وکیل گوجر خان

(۲) خواجہ رحمت اللہ صاحب بٹ انجینئر پاکستان پائپ سیمنٹ فیکٹری اینڈ کنسٹرکشن عرصہ ڈیڑھ ماہ سے میکلیوڈ ہسپتال میں بیمار ہیں اور کافی لاغر ہو چکے ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین
(خواجہ غلام نبی گلکار انور راولپنڈی)

(۳) میرے تین بھائی اور والدہ چند دن سے بیمار ہیں ان صحت کے لئے دعا کریں نیز خاکسار کچھ عرصہ سے مشکلات میں مبتلا ہے احباب میرے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری مشکلات دور فرمائے آمین۔ سید مسعود احمد۔ چکلالہ ایئر فورسس

(۴) میں ایم۔ اے فائنل کا امتحان دے رہا ہوں۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ اعلیٰ کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ مبارک احمد خان سٹوڈنٹ ایم۔ اے فائنل پشاور یونیورسٹی

(۵) خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ فورٹ سنڈیمن میں ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ دیگر اہل خانہ بھی اکثر بیمار رہتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمشیرہ صاحبہ کو اور باقی اہل خانہ کو جلد از جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔ لطف الرحمن نائب دفتر تعمیرات ربوہ

(۶) مکرم قریشی محمد اسمٰعیل صاحب محتسب آڈیٹر تحریک جدید ۱۵ ستمبر ۱۹۵۵ء بروز جمعرات لاہور میں اچانک بیمار ہو گئے ہیں۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔ فضل الرحمن خادم ربوہ ضلع جھنگ

تحریک جدید میں دس سال تک شامل رہکر تھک جانیوالے

آؤ لندن کی اسلامی تبلیغی کانفرنس —

اے خدا تو ان کی مدد کر جو تیرے دین کی مدد کرتے ہیں

فرمایا:۔

"میں دیکھتا ہوں کہ روپیہ کے معاملہ میں بھی اگر تعہد نہ کیا جائے تو ہماری جماعت کے لوگ سستی کر جاتے ہیں۔ مثلاً تحریک جدید کے دس سالوں میں چندہ دینے کے بعد بعض تو ایسے ہیں جنہوں نے پہلے دس سالوں سے بھی زیادہ چندہ دینے کے وعدے کئے ہیں۔ اور کئی ایسے بھی ہیں جو دس سال چندہ دینے کے بعد تھک کر حصہ لینا چھوڑ چکے ہیں۔ حالانکہ خدا کے ہاں تو دس سال کا سوال ہی نہیں وہاں تو ضرورت کا سوال ہے۔ اگر ضرورت باقی ہے تو تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ؎

دیکھئے سرکار اس میں شرط یہ لکھی نہیں

اگر کوئی شخص خدا کے ساتھ شرطیں باندھتا ہے تو وہ عقل سے کام لیتا ہے عشق سے کام نہیں لیتا"

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے لنڈن میں اسلامی پہلی کانفرنس میں جو بیرون ممالک میں تبلیغ اسلام اور تبلیغ احمدیت کے لئے ہوئی اس میں تبلیغ اسلام اور تبلیغ اشاعت کو وسیع سے وسیع تر کرنے کی مبلغین کو ہدایات دی تھیں۔ ان کے پیش نظر ظاہر ہے کہ جہاں مزید مبلغین کے وقف کا سوال سب سے پہلا سوال ہے وہاں ان کے اخراجات کا سوال بھی نہایت اہم اور عظیم الشان ہے۔ تحریک جدید کی مالی ضرورت بھی زبان حال سے کہہ رہی ہے کہ:۔

اے وہ لوگو!!! جو دس سال تک حصہ لے کر دوسرے شاندار قربانی کرنے کے بعد تھک گئے ہو آپ کو معلوم رہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ جو لوگ تحریک جدید میں متواتر انیس ۱۹ سال تک حصہ لیتے رہے ہیں ان کے نام ایک کتاب میں تحریک جدید کی مختصر تاریخ لکھ کر شائع کئے جا رہے ہیں۔ اس کتاب میں انیس ۱۹ سال تک متواتر حصہ لینے والوں کے نام بھی ہوں گے۔ اور جس قدر روپیہ وصول ہوگا اس کا پیسہ پیسہ بیرون ممالک کی تبلیغ پر لٹریچر وغیرہ پر خرچ ہوگا۔ اس لئے وہ احباب جو دس سال تک حصہ لے کر چھوڑ چکے ہیں وہ اپنا چندہ سال ۱۱ تا ۱۹ اپنی موجودہ حالت کے مطابق ادا کر کے اس تبلیغی جہاد میں حصہ لیں۔ اور اپنا نام درج فہرست کروا لیں۔ اگر حساب معلوم کرنا ہو تو دفتر کو لکھیں کہ میں نے دسویں سال کا چندہ فلاں جگہ سے وعدہ کر کے ادا کیا تھا میرا حساب دفتر پیش کر دے۔

وقت چونکہ کم ہے اس لئے دوست فوری توجہ کر کے سال ۱۱ تا ۱۹ ادا کریں نیز وہ جن کے ذمہ تھوڑا بہت ایک دو سال کا بقایا ہے وہ بھی فوری توجہ کر کے ادا کریں تا وقت ہاتھ سے نہ نکل جائے۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

دعائے مغفرت

میرا چھوٹا بھائی محمد سعید خاں مورخہ ۳ ستمبر بروز ہفتہ ساڑھے آٹھ بجے شام میو ہسپتال لاہور میں وفات پا گیا اناللہ وانا الیہ راجعون۔ عزیز مرحوم کا اپنڈے سائیٹس کا اپریشن ہوا تھا۔ پانچ روز بیمار رہا۔ عمر قریباً بیس سال تھی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

محمد حمید خان ابن ملک محمد خورشید خانصاحب ایس۔ ڈی۔ او (ریٹائرڈ) محلہ کچے ذیلیاں منٹگمری

(۲) میرے بھائی بابو عزیز دین صاحب ریٹائرڈ پنشنر ظفروال ضلع سیالکوٹ کی پوتی عزیزہ ناصرہ بیگم مورخہ ۱۴/۹/۵۵ بروز بدھ وفات پا گئی ہے۔ احباب کرام اور درویشان قادیان کی خدمت میں مغفرت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مجید احمد۔ احمدی ادارہ شفاخانہ امراض دماغ۔ لاہور

عالمی بنک کو پانچ کروڑ ڈالر کی مالیت کے قرضے کی ضرورت

نئے قرضے جاری کرنے کیلئے یورپی ممالک سے عالمی بنک کی اپیل

جنیوا ۲۳ ستمبر۔ عالمی بنک کی طرف سے مغربی یورپ کی اقوام سے مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ نئے قرضے جاری کرنے کے لئے پانچ کروڑ ڈالر ایسی کرنسیوں میں مہیا کریں جنہیں یورپی ادائیگیوں کی یونین کے ارکان آزادی کے ساتھ آپس میں تبدیل کر سکیں۔ ہر رکن ملک سے کہا گیا ہے کہ وہ بنک میں اپنے موجودہ حصص کی نسبت سے زیادہ سرمایہ مہیا کریں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہا گیا ہے کہ روپیہ کسی پابندی اور شرط کے بغیر دیا جائے۔ اس سکیم کے حامیوں کو اندیشہ ہے کہ برطانیہ شاید اس کی حمایت نہ کرے۔ اس سکیم کے ماتحت برطانیہ کو پانچ کروڑ میں سے ۵۰ فی صدی رقم ادا کرنی پڑے گی۔ لیکن مغربی جرمنی۔ فرانس۔ آسٹریلیا اور ڈنمارک اس کی حمایت کے لئے تیار ہیں۔ تاہم اندیشہ ہے کہ اگر برطانیہ نے اس میں حصہ نہ لیا تو موجودہ حامی بھی اس سے دست کش ہو جائیں گے۔

ملکہ ایلزبتھ پرتگال جائیں گی

لنڈن ۲۴ ستمبر۔ بکنگھم پیلس کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ آئندہ موسم بہار میں ملکہ الزبتھ اور ڈیوک آف ایڈنبرگ پرتگال کا دورہ کریں گے۔ واضح رہے کہ پرتگال کے صدر ۲۵ اکتوبر کو برطانیہ کے دورہ پر لنڈن آ رہے ہیں۔

جاپان اور کوریا کے تعلقات

سیول ۲۴ ستمبر۔ جمہوریہ کوریا نے یہ اعلان کیا ہے کہ وہ جاپان کی اس درخواست کا مطالعہ کر رہی ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان حسب معمول تعلقات دوبارہ شروع کئے جائیں۔ جاپان کے دفتر خارجہ نے جمہوریہ کوریہ کے ساتھ بہتر تعلقات قائم کرنے کی غرض سے بعض مراعات پیش کی تھیں۔ دو سال قبل سال قبل سیول کی حکومت نے تعلقات کے قیام کی بات چیت ختم کر دی تھی۔

بنگال میں ریلوے حادثہ

گیارہ اشخاص مجروح ہوگئے

کلکتہ ۲۴ ستمبر یہاں سے ۷۹ میل کے فاصلہ پر ایک ریلوے حادثہ میں بہار ملٹری پولیس کے گیارہ اشخاص مجروح ہوگئے۔ یہ حادثہ ایسٹرن ریلوے پر ہوا۔ حادثہ کے اسباب کی تحقیق جاری ہے مجروح فوجی مرہم پٹی کے بعد اپنی منزل مقصود کی طرف روانہ ہو گئے ہیں۔

ترکیہ اور یونان کی دوستی

واشنگٹن ۲۳ ستمبر۔ ترکیہ کے وزیر خارجہ مسٹر عدنان مندرس نے امریکی وزیر خارجہ مسٹر جان فاسٹر کے ایک پیغام کے جواب میں اس سے اتفاق کیا ہے کہ ترکیہ اور یونان کی دوستی جس میں قبرص کے تنازعہ سے خلل پڑا ہے اہمیت رکھتی ہے۔

مسٹر ڈلس نے یہ پیغام اتوار کے دن ترکیہ اور یونان کے وزیر اعظم کو الگ الگ بھیجا تھا جن میں دونوں فریقین پر زور دیا گیا تھا کہ وہ اپنے اختلافات کو آزاد دنیا کے اتحاد کے تابع رکھیں۔

ترک رہنما نے مسٹر ڈلس کے بیان کا پرجوش خیر مقدم کیا اور کہا کہ آزاد دنیا کی سلامتی کے لئے ترکیہ اور یونان کی دوستی جو اہمیت رکھتی ہے ہم بھی اس کے پوری طرح سے قائل ہیں۔

وزیر اعظم اٹلی مغربی جرمنی جائیں گے

روم ۲۳ ستمبر اٹلی کے وزیر اعظم زسٹو نیو سیگی نے جرمن وفاقی جمہوریہ کا سرکاری طور پر دورہ کرنے کے متعلق جرمن چانسلر ڈاکٹر ایڈنیور کی دعوت قبول کر لی ہے دورہ اگلے مہینے کے اوائل میں شروع ہوگا۔

حکومت سندھ سیلاب زدگان کی امداد کیلئے دو کروڑ روپیہ خرچ کرے گی

کراچی ۲۳ ستمبر۔ سندھ کے وزیر اعلیٰ مسٹر کھوڑو نے کل یہاں اعلان کیا کہ حکومت سندھ تباہ کن سیلابوں سے بے گھر ہونے والے کنبوں کی آبادکاری کے لئے دو کروڑ روپے کی لاگت سے مکانات تعمیر کرے گی۔

یہ رقم اس رقم کے علاوہ ہے جو سیلاب سے تباہ ہونے والی نہروں اور بندوں کی تعمیر نو اور مرمت پر خرچ کی جائے گی۔

اخبارات کو بیان دیتے ہوئے مسٹر کھوڑو نے ان نقصانات کو دہرایا جو سیلاب سے برداشت کرنا پڑے ہے انہوں نے بتایا کہ ٹھٹھہ میں سب سے زیادہ کوارٹر تعمیر کئے جائیں گے اور یہاں مرمت اور تعمیر نو کا کام بھی زیادہ ہوگا۔ سیلاب کے دوران بھی ٹھٹھہ کو بالکل خالی کرنا پڑا تھا انہوں نے بتایا کہ سیلاب سے فصلوں کی تباہی کے باعث قومی پیداوار کو جو نقصان پہنچا ہے اس کا اندازہ ممکن نہیں۔ فصلوں کو پچاس فیصد تک نقصان پہنچا ہے۔ اور کسانوں کو تقاوی قرضوں کی ضرورت ہے۔

آپ نے بتایا کہ سب سے زیادہ نقصان ٹھٹھہ (م)

(م) حیدرآباد اور دادو کے اضلاع کو پہنچا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان اضلاع کے مکانوں کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ جو لوگ سیلاب سے تباہ ہوگئے اور جن کے پاس کھانے پینے کو کچھ نہ تھا ان کی رہائش اور کھانے پینے کا انتظام حکومت کو خود کرنا پڑا۔

سرزمین مصر

مصر کے نائب وزیر اعظم ونگ کمانڈر جمال سالم لاہور کے مہمان ہیں۔ سرزمین مصر کا رقبہ تین لاکھ ۸۶ ہزار مربع میل ہے۔ زیادہ تر حصہ ریگستان اور بے آب و گیاہ ہے۔ بمشکل ساڑھے تیرہ ہزار مربع میل علاقہ قابل کاشت ہے۔ مصر یورپ اور ایشیا کا درمیانی دروازہ ہے۔ اور دنیا کی قدیم ترین تہذیب کا گہوارہ ہے۔ نپولین کو اس کی اہمیت کا کافی احساس تھا۔ چنانچہ ۱۷۹۸ء میں وہ اس پر قابض ہوا۔ ۱۸۰۵ء میں سلطان ترکی کے نام پر محمد علی پاشا فاتح سوڈان یہاں کے والی بنے۔ ۱۸۴۹ء میں محمد علی پاشا کی وفات کے بعد ابراہیم پاشا اور دو ماہ بعد عباس پاشا والی بنے۔ ۵ سال بعد سعید پاشا والی بنے۔ جن کے زمانہ میں فرانس کو نہر سویز بنانے کی اجازت ملی ۱۸۶۳ء میں ابراہیم پاشا والی بنے۔ سلطان ترکی جانب سے اسماعیل پاشا کو "خدیو" کا لقب ملا اور ۱۸۶۹ء میں نہر سویز ان کے زمانہ میں مکمل ہوئی ۱۸۷۹ء میں اسماعیل پاشا معزول ہوئے۔ اور توفیق پاشا خدیو بنے۔ ان کے زمانہ میں انگریزوں کے قدم مصر میں مضبوطی سے جمے ۱۸۸۲ء میں قومیت کا جذبہ پیدا ہوا اور عربی پاشا کی زیر قیادت ترکی اور انگریزی قیادت کے خلاف علم بغاوت بلند کیا گیا۔ مگر برطانیہ نے تشدد استعمال کیا ۱۹۰۱ء میں عربی پاشا نظر بند کئے گئے اور ۱۹۱۱ء میں ان کا انتقال ہو گیا۔

۱۹۱۴ء میں پہلی جنگ عظیم کے بعد عباس ثانی معزول کئے گئے اور مصر برطانیہ کا زیر حمایت علاقہ قرار پایا۔ ازاں بعد سعد زغلول پاشا نے تحریک آزادی چلائی جس کو ان کے بعد ان کے جانشین نحاس پاشا نے روشن کیا۔

۱۹۱۷ء میں خدیو اسماعیل کی موت پر ان کے بھائی شاہ فواد اول تخت نشین ہوئے۔ ۱۹۲۲ء میں تولیت برخاست ہوئی اور مصر کے ایک آزاد مملکت ہونے کا اعلان کیا گیا۔ لیکن یہ طے پایا۔ کہ برطانوی افواج مصر میں ہی مقیم رہیں گی تاکہ نہر سویز کا دفاع ہو سکے ۱۹۲۲ء کے بعد مصر میں قوم پرستی کی تحریک بہت تند اختیار کر گئی۔ اور برطانوی افواج کے انخلاء کا مطالبہ کیا گیا۔ ۲۸ اپریل ۱۹۳۶ء کو شاہ فواد چل بسے اور شاہ فاروق تخت نشین ہوئے۔ ۲۶ اگست ۱۹۳۶ء کو برطانیہ اور مصر کے مابین ایک اور سمجھوتے پر دستخط ہوئے جس کی رو سے یہ طے پایا تھا کہ مزید ۲۰ سال یعنی ۱۹۵۶ء تک برطانوی افواج نہر سویز کی مدافعت کرتی رہیں گی۔ اور اسکندریہ اور پورٹ سعید کو برطانیہ بحری اڈے کی حیثیت سے استعمال کرے گا۔ مصر کے دستور کی رو سے مصر میں دستوری بادشاہت اور پارلیمانی حکومت قائم تھی۔ ایوان شیوخ کے ۱۱۵ ارکان تھے۔ اور ایوان زیریں کے ۲۶۴۔ ۱۹۴۵ء کے پارلیمانی انتخابات کا وفد پارٹی نے مقاطعہ کیا۔ ۱۹۵۰ء میں وفد پارٹی نے اعلان کیا کہ وہ نئے انتخابات میں حصہ لے گی۔ ۲۸ دسمبر ۱۹۵۲ء تک مصر میں برطانیہ کے خلاف ہنگامے، تصادم، وزارتوں کی مسلسل تبدیلیاں غرض ایک ہنگامہ جاری رہا جو بالآخر شاہ فاروق کی معزولی، فوجی انقلاب اور فوجی حکومت کے قیام پر منتج ہوا۔

بقیہ صفحہ ۲

خلافت محمود ایدہ اللہ الودود

وہ خدا کی مشیت سے حرکت کرتا اور اس کی دی ہوئی بصیرت سے دیکھتا ہے۔ کسی خود ساختہ لیڈر اور کسی فریب خوردہ جماعت) کے لئے اس بھٹی سے سلامتی کے ساتھ آنا ممکن نہ تھا۔

غرض حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رہنمائی میں یہ سلسلہ ترقی کر رہا ہے اور دنیا کے تمام اہم ممالک میں اس کی شاخیں قائم ہو چکی ہیں۔ قرآن کریم متعدد زبانوں میں ترجمہ کیا جا چکا ہے۔ اور تبلیغ و اشاعت کا نظام وسیع سے وسیع تر ہوتا جا رہا ہے۔ اور وہ وقت دور نہیں۔ جب کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فرمودہ پورا ہو جائے گا کہ

"میں دیکھتا ہوں کہ خداوند کریم اسباب کا ارادہ کر رہا ہے کہ اس جماعت کو بڑھا دے اور برکت دے اور زمین کے کناروں تک سعادتمندانوں کو کھینچ کر داخل کرے"
(حاشیہ کتاب البریہ ص ۲۴۷)

چشم بصیرت کے لئے اس میں ہدایت کا کافی سامان موجود ہے۔ مبارک وہ جو دیکھے اور فائدہ اٹھائے۔

ایک عرصہ یورپ میں رہنے کے بعد خدا کا یہ پیارا اب پھر ہمارے درمیان رونق افروز ہو رہا ہے۔ ہم اس کے لئے چشم براہ رہے ہیں۔ اور ہمارے دل اس کی یاد میں ہر وقت گداز رہے ہیں۔ خدا کی جناب میں ہماری عاجزانہ دعا ہے کہ وہ صحت و سلامتی کے ساتھ حضور کو بخیریت واپس لائے۔ حضور کا حافظ و ناصر ہو اور اس نعمت عظمیٰ کو تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ تا وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہو۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور اس کے ذریعہ سے اسلام اور مسلمانوں کو سرفرازی اور سربلندی نصیب ہو۔ آمین یا رب العالمین آمین

تحریک جدید کے وعدہ جات کی وصولی کا ہفتہ

جملہ مجالس کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ یکم اکتوبر تا ۷ اکتوبر تحریک جدید کے وعدہ جات کی وصولی کا ہفتہ مقرر کیا گیا ہے۔ اکثر عہدیداران وممبران مجالس نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ کا مضمون دربارہ چندہ تحریک جدید پڑھ لیا ہوگا حضرت میاں صاحب کے اس ارشاد کی روشنی میں یہ ضروری ہے کہ عہدیداران اسی جذبہ کو لیکر کھڑے ہو جائیں جس کا مطالبہ حضرت میاں صاحب نے اپنے مضمون میں فرمایا ہے۔ مناسب ہوگا کہ پہلے ایک عام اجلاس کر کے حضرت میاں صاحب کا مضمون جملہ احباب کو سنا دیا جائے۔ اس کے بعد وفود کی صورت میں مختلف حلقہ جات سے بقایا جات کی وصولی کی مہم شروع کی جائے اور مجلس کی مساعی کی رپورٹ دفتر مجلس خدام الاحمدیہ اور دفتر وکیل المال کے پاس بھیجی جائے۔ تاکہ شعبہ ہذا مجالس کی مساعی کا صحیح اندازہ لگایا جا سکے۔

مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ

معاہدۂ عراق میں پاکستان کی شمولیت

کراچی ۲۴ ستمبر۔ پاکستان عراق ترکی معاہدہ میں باقاعدہ طور پر شریک ہو گیا ہے۔ کل بغداد میں پاکستانی سفیر مسٹر شعیب قریشی نے معاہدہ میں شرکت کی دستاویز حکومت عراق کے حوالے کر دی۔ پاکستان کی شرکت سے معاہدہ بغداد کے رکن ممالک کی تعداد اب چار ہو گئی ہے۔ ترکی عراق اور برطانیہ پہلے ہی اس معاہدہ میں شریک ہیں۔ پاکستان اور ترکی میں جو معاہدہ ہے اسے معاہدہ بغداد کا جز بنا دیا جائے گا۔

معاہدہ بغداد کے تحت اس میں شریک ممالک اقوام متحدہ کے منشور کی دفعہ ۵۱ کے مطابق دفاع کے لئے مشترکہ اقدامات کریں گے کراچی اور لندن کے ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ بہت جلد وزراتی سطح پر ایک مستقل کونسل قائم کی جائے گی معاہدہ بغداد پر جسے سرکاری طور پر باہمی تعاون کے معاہدہ کا نام دیا گیا ہے ۲۴ فروری کو دستخط ہوئے تھے۔ تیسرے فریق کی حیثیت سے برطانیہ بغداد میں اس معاہدہ میں شریک ہوا تھا۔ محکمہ خارجہ کے ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ایران بھی اس معاہدہ میں شرکت کا ارادہ رکھتا ہے

بقیہ صفحہ ۳

اسلامی فتوحات

جس کا لازمی نتیجہ یہ نکلا کہ اس منحوس گھڑی سے ہی عربوں کا دور تنزل شروع ہو گیا تھا!!

اس وقت اسپین سے باہر تمام مغربی یورپ میں شارلیمین زور پکڑ چکا تھا۔ دراصل یورپ میں شارلیمین کو ایک طاقتور تاریخی شہنشاہ بنانے میں اسلام کی افریقہ اور اسپین والی شاندار فتوحات کا بہت دخل ہے۔ کیونکہ ان فتوحات کے نتیجہ میں ہی قدیم رومی سلطنت بالآخر مردہ ہو کر رہ گئی تھی۔ اور رومی عیسائیت کو بھی موت کا خطرہ لاحق ہو گیا تھا۔ ان حالات میں عیسائی مذہب کو پھر سے ایک نئے طاقتور سیاسی مددگار یا محافظ کی ضرورت پیش آئی۔ لہذا ۸۰۰ء میں پاپائے روم لیو ثالث کی مذہبی تائید وحمایت سے یورپ کے طاقتور عیسائی بادشاہ شارلیمین کو عیسائیوں کا شہنشاہ اور عیسائیت کا واحد محافظ بننے کا نادر موقعہ ہاتھ آ گیا تھا۔ جس کے بعد وہ تاریخی انسان بن گیا۔

بقول پروفیسر پیرینی: "یہ کہنا بالکل درست ہے کہ بغیر (حضرت) محمدؐ کے شارلیمین کا قیاس میں آنا ہی غیر ممکن ہوتا" (ص ۲۳۴)

پروفیسر ہنری پیرینی نے اپنی کتاب "محمدؐ اور شارلیمین" میں اسلامی سلطنت کے زوال اور مغربی اقوام کی بیداری پر بحیثیت ایک عیسائی مصنف کے، معقول حجت سے کافی روشنی ڈالی ہے۔ اور مسلمانوں کے ذکر میں حتی الوسع اس تعصب سے کام نہیں لیا ہے۔ جو ایسے موقعوں پر بالعموم اکثر عیسائی مصنفین کا طرۂ امتیاز ہوتا ہے۔ ویسے اس کتاب میں کہیں خلاف اور باتیں بھی نظر آ جاتی ہیں۔ لیکن ہم ان کو آسانی سے لائق مصنف کی وقتی لاعلمی پر محمول کر سکتے ہیں تعجب نہیں تاریخ مذہب اور سیاست سے دلچسپی رکھنے والے اصحاب کے لئے کتاب "محمد اور شارلیمین" یقیناً پڑھنے والی چیز ہے۔

اخبار ربوہ (بقیہ صفحہ اول)

کر سکے اور کامیابی کو ارتکاب اللہ تعالیٰ کی مدد اور اس کی نصرت سے بے نصیب کر دیتا ہے تو اسے آگر اسے اس برائی سے بچائے گا۔ آپ نے کہا اگر نمازوں کے نتیجہ میں کسی انسان میں نیکیوں کی طرف میلان بڑھ رہا ہے تو اسے سمجھ لینا چاہیئے کہ اس کی نماز اللہ تعالیٰ کے ہاں شرف قبول حاصل کر رہی ہے۔ لیکن اگر نمازیں پڑھنے کے باوجود نفس کا غلبہ دور نہیں ہوتا بلکہ بڑھتا ہی جاتا ہے تو اس کی نماز فصلی لہم ساھون کے تحت آکر اسے کسی اجر کا مستحق نہیں بنا سکتی۔ آپ نے کہا پس انسان کو نمازیں پورے حضور قلب کے ساتھ ادا کرنی چاہئیں تا کہ انسان فواحش سے مجتنب رہے۔ اللہ تعالیٰ سے اس کا تعلق پیدا ہو اور حقیقی اطمینان قلب اسے میسر آ سکے۔ کیونکہ یہی انسانی زندگی کی معراج اور اس کا منتہا ومقصود ہے

گناہوں سے مجتنب رہنے کے ضمن میں قرآن مجید کی بعض اور آیات سے استنباط کرتے ہوئے آپ نے اس امر پر بھی روشنی ڈالی کہ اگر انسان اس اصل پر قائم ہو جائے کہ جو بات وہ اپنے لئے پسند نہیں کرتا دوسروں کے لئے بھی اسے پسند نہ کرے تو پھر وہ گناہوں اور برائیوں کے ارتکاب سے بچا رہے گا۔ اسی طرح آپ نے یہ امر بھی واضح کیا کہ اگر انسان ہر گناہ کبیرہ سے بچے رہنے کا عزم کرے اور استقامت دکھائے تو خدا تعالیٰ اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ وہ اس کو چھوٹی چھوٹی برائیوں سے بھی جو گناہ صغیرہ کی ذیل میں آتی ہیں خود بچائے گا۔ آپ نے کہا تعلق باللہ کے میدان میں اگر انسان قدم بڑھانے کا عزم کرے اور پورے خلوص کے ساتھ آگے آئے تو پھر اس میدان میں ترقی کے لئے خدا خود اس کے واسطے آسانیاں پیدا کر دیتا ہے۔

پاکستان میں نئے ایرانی سفیر کا تقرر

کراچی ۲۴ ستمبر۔ حکومت پاکستان نے ایران کی طرف سے پاکستان میں میجر جنرل نادر کا تقرر بطور سفیر منظور کر لیا ہے میجر جنرل نادر ایک قابل فوجی افسر ہیں۔ انہوں نے فوج میں کافی دیر تک خدمات سرانجام دیں۔ آپ کو ایران کی طرف سے کئی ایک امتیازی تمغات بھی دیئے گئے ہیں۔

تجارتی نرخ ۔ لاہور مارکیٹ

غلّہ۔ ماش ۸ روپیہ سیر۔ مونگ ثابت ۸ سیر۔ مسور ثابت ۷ سیر۔ چنے ۵ سیر۔ کابلی چنے ۴ سیر۔ گندم ۱۱/۰ روپے من۔ آٹا ۱۱/۱۲۔ گڑ ۹ تا ۱۰ سیر۔ شکر ۱۲ سیر۔ چینی دیسی ۸/۱ سیر۔

تیل۔ تیل ناریل ۸/۳ سیر۔ تیل تل ۲/۱۲ سیر۔ دیسی گھی ۸/۴ سیر۔ بناسپتی ۲/۲ سیر۔

سرخ مرچ ۱/۰ سیر۔ نمک ۲ سیر۔ ہلدی ۳/۸ سیر۔ بادام ۱/۱۲ تا ۲/۲ سیر۔ سونگی ۲/۸ سیر۔ کھوپا ۴/۰ سیر۔ پستہ ۱۱/۰۔ گری بادام ۷/۰ سیر